www.rahimia.org

شریعت، طریقت اور اجتماعیت پر مبنی دینی شعور کا نقیب

# ماہنامہ رحیمیہ لاہور

بانی: حضرت اقدس مولانا **شاہ سعید احمد** رائے پوری قدّس اللّٰہُ سِرّہٗ السّعید مسندنشین رابع خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

مدیرِاعلیٰ: حضرت اقدس مولانا مفتی **عبدالخالق آزاد** رائے پوری جانشین حضرت اقدس رائے پوری رابعؒ

مارچ 2023ء / شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ • جلد نمبر 15، شمارہ نمبر 3 • قیمت: 30 روپے • سالانہ ممبرشپ: 350 روپے

## مجلسِ ادارت

سرپرست: ڈاکٹر مفتی سعیدالرحمٰن
صدر: مفتی عبدالمتین نعمانی
مدیر: محمد عباس شاد

## ترتیبِ مضامین

- قوموں کی سیاسی بے شعوری کے خطرناک نتائج
- عذابِ جہنم اور جنت کا راستہ
- حضرت ثابت بن قیس بن شماس اَنصاریؓ 'خطیبُ النبیؐ'
- حکمران اشرافیہ کی نااہلی اور مہنگائی کا نیا گرداب!
- صبح، شام اور سونے کے وقت کے اذکار
- علامہ ابن خلدونؒ کا نظریۂ تعلیم
- 'ابھی عشق کے امتحاں اَور بھی ہیں'
- ہندوستانی دولت کا لوٹنا
- دِکھلاوے کی نمازیں اور دینِ اسلام کے عادلانہ نظام کی اہمیت
- مسلمان معاشروں کی خوف ناک حقیقت اور دجال کا تصور
- پاکستان پر دجالی معاشی نظام اور عذابِ الٰہی مسلط ہے
- اجتماعی توبہ کی ضرورت؛ شرائط اور تقاضے
- احکام و مسائل رمضان المبارک
- قیامِ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/2023ء
- ماہِ رحمت؛ ماہِ رمضان المبارک
- نقشہ اوقات سحر و افطار رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/2023ء

## ارشادِ گرامی

حضرت اقدس مولانا **شاہ عبدالقادر** رائے پوری قدس سرہ — مسند نشینِ ثانی خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

حضرت والاؒ نے فرمایا کہ:

غفلت، تو دنیا کی تمام چیزوں کی طرف توجہ (سے پیدا ہوتی ہے) اور (زیادہ واضح الفاظ میں، غفلت) خدا کی یاد کی مشغولیت کے بغیر (صرف دیگر مشغولیتوں کی طرف) توجہ (رکھنے) سے (ہی) ہوتی ہے۔ یہ جو (کتابوں میں) آیا ہے کہ: "**العلم الحجاب الاکبر**" (علم بہت بڑا حجاب ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ) یہ جو ہم رات دن دنیا کی چیزوں کا علم حاصل کرتے رہتے ہیں اور (بعد میں) یہ (علم) جی (انسان کے نفس) میں جم جاتا ہے، اس سے (دیگر حقائق سے) غفلت ہوتی ہے۔

باقی گناہ (کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ) کبھی نفس کی سرکشی سے ہوتا ہے اور (اس کے علاوہ) غفلت بھی اس کا سبب (ہوتا) ہے۔

(۱۳ر رجب ۱۳۶۸ھ/ 12رمئی 1949ء، بروز: جمعرات۔ مقام: رائے پور در گلزارِ رحیمی)

(ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، ص:389، طبع: رحیمیہ مطبوعات، لاہور)

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) رجسٹرڈ لاہور

**رحیمیہ** ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور
0092-42-36307714,36369089-www.rahimia.org
Email: info@rahimia.org

رحیمیہ کا انگلش ایڈیشن ہماری ویب سائٹ پر پڑھا جاسکتا ہے۔

www.rahimia.org



# قوموں کی سیاسی بے شعوری کے خطرناک نتائج

سورت البقرہ کی گزشتہ آیات (85-86) میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ انسانی معاشرے میں تقربِ بارگاہِ الٰہی کے لیے عبادات اور عدل و انصاف کی سیاست میں تفریق پیدا کرنے والی جماعت دنیا اور آخرت میں عذاب کی مستحق ہوتی ہے۔ وہ دین کی اقترابی رسومات اور رسمی عبادات کو تو سرانجام دیتی ہے، لیکن دین کی عادلانہ سیاست، جس کے نتیجے میں انسانی جان و مال کی ظالموں سے حفاظت کی جاتی ہے، اُسے اختیار نہیں کرتی۔ اس طرح اُن کا سیاسی ذوق خراب اور فاسد ہو جاتا ہے۔ وہ سیاسی شعور سے عاری ہو جاتی ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ (87) میں یہ حقیقت واضح کی جا رہی ہے کہ جب کسی جماعت کا دینی تعلیمات کے حوالے سے تفریق کا یہ رویہ پیدا ہو جاتا ہے اور اُس کا سیاسی شعور ختم ہو جاتا ہے تو وہ حق اور باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت سے عاری ہو جاتی ہے۔ اور انبیا علیہم السلام اور اُن کے سچے وارثین کی حقانی تعلیمات کی پہچان نہیں رکھتی۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ‌ۖ (اور بیشک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب، اور پے درپے بھیجے اس کے پیچھے رسول) : اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک جامع کتاب عطا کی تھی، جس میں عبادات کے نظام کے ساتھ ساتھ دینی سیاسیات کی اَساس پر حکومت قائم کرنے کا پورا نظام موجود تھا۔

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ: ''انبیا علیہم السلام میں سے دو انبیا؛ یعنی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک بڑی عظیم منقبت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ اُن دونوں کی نبوت' ان دونوں کی خلافت و حکومت میں داخل ہے۔... چناں چہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے زمین میں کمزور بنا دیے گئے بنی اسرائیل پر احسان کیا اور اُن کی حکومت قائم کی۔ اسی طرح ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے بھی بین الاقوامی حکومت قائم کی''۔ (تفہیماتِ الٰہیہ، ج:2، تفہیم:198)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیوں نے ایسی جامع کتاب تورات کی کامل اور مکمل تعلیمات سے روگردانی کی اور اُن کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیا بنی اسرائیل میں آئے، انھوں نے اُن کا کثرت سے انکار کیا۔ اس لیے کہ ''وہ کتاب کے ایک حصے (عبادات) پر ایمان رکھتے تھے اور دوسرے حصے (سیاسیات) کا انکار کرتے تھے''۔ جیسا کہ گزشتہ آیت (85) میں گزرا ہے۔

وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ‌ؕ :(اور دیے ہم نے عیسیٰ۔ مریم کے بیٹے۔ کو معجزے صریح، اور قوت دی اس کو روح پاک سے): پھر اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو واضح دلائل دے کر تورات کی جامع تعلیمات سمجھانے کے لیے بھیجا۔ اور اسی کے ساتھ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعے سے انھیں طاقت اور قوت عطا کی، تاکہ دینِ حنیفی کا صحیح شعور اُن میں پیدا ہو جائے، لیکن انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی سخت مخالفت کی اور اُن کا انکار کیا اور اُن کے قتل کے درپے ہو گئے۔ اس لیے کہ وہ اپنی ذاتی خواہشات کی پیروی کرتے تھے۔ اور اپنی طبقاتی خواہشات اور سیاسی مفادات کے خلاف جو نبی بھی آ کر حق بیان کرتے، اُس کو بزعمِ خویش باطل قرار دے دیتے۔ اس طرح حق و باطل میں تمیز کی صلاحیت سے محروم ہو گئے۔ اور انبیا علیہم السلام کی حقانی تعلیمات کے انکار کے نتیجے میں غضبِ الٰہی کے مستحق ہوتے چلے گئے۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ (پھر بھلا کیا جب تمھارے پاس لایا کوئی رسول وہ حکم جو نہ بھایا تمھارے جی کو تو تم تکبّر کرنے لگے): نوبت یہاں تک آ گئی کہ جب بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتے اور اُن کی خواہشات کے خلاف صحیح دینی تعلیمات اور سیاسی شعور پر مبنی سچی باتیں بیان کرتے تو وہ بڑے تکبر سے اُس کا انکار کر دیتے تھے۔ جب کہ قربِ الٰہی کے نام پر رسمی عبادات اور مذہبی فروعات پر عمل کر رہے ہوتے تھے، لیکن سیاسی مفادات میں گروہی اور طبقاتی خواہشات کے اسیر رہتے تھے۔ اس طرح وہ اللہ کے غضب در غضب میں مبتلا ہوتے رہے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ: فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ (2-البقرہ:90)۔

مفسرین کے مطابق بنی اسرائیل میں کوئی چار ہزار کے قریب انبیا علیہم السلام یکے بعد دیگرے آئے ہیں۔ ہر ایک رسول اور نبی کی حقانی تعلیمات کے ساتھ یہودیوں کا یہی رویہ رہا۔ اور جب اپنی خواہشات اور تمناؤں کے مطابق سیاسی مفادات اُٹھانے لگے تو آہستہ آہستہ اُن کی حکومت بھی ختم ہوتی گئی۔ اس لیے کہ جس قوم کا سیاسی ذوق اور شعور فاسد اور خراب ہو جائے، تو اُس کے مفاد پرست سیاسی رہنما حکومت قائم کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ (پھر ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو تم نے قتل کر دیا): انبیا علیہم السلام کی حقانی تعلیمات سے انکار کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اس آیت میں بتلایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں نے بہت سے انبیا علیہم السلام کا انکار کیا اور بہت سے ایسے انبیا بھی گزرے ہیں، جنھیں انھوں نے قتل کیا۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ فرماتے ہیں: ''جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کو جھوٹا کہا اور حضرت زکریا اور حضرت یحيٰ علیہما السلام کو قتل کیا''۔ اس لیے کہ عدل و انصاف اور احسان و عبادات کے درمیان تفریق کرنے کے نتیجے میں اُن کا دینی مزاج خراب ہو گیا تھا۔ سچے انبیا علیہم السلام کی اُن کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رہی تھی۔

اس آیتِ مبارکہ میں یہودیوں کی سیاسی بے شعوری اور دینی بدمزاجی کی حالت بیان کر کے آنے والی تمام اقوامِ عالم کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ دین و دنیا کی تفریق پیدا کرنا اور قرآن حکیم کی جامع اقترابی اور سیاسی تعلیمات کو پیشِ نظر نہ رکھنا اور سیاسی بے شعوری کا مظاہرہ کرنا قوموں کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ اور وہ بہ تدریج دوسروں کی غلامی میں مبتلا ہو کر اپنی قومی حکومت اور سیاست سے محروم ہو جائیں گے۔ اور دنیا اور آخرت میں غضبِ الٰہی کے مستحق ٹھہریں گے۔

www.rahimia.org

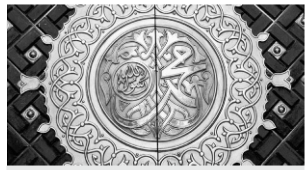

## درسِ حدیث

از: مولانا ڈاکٹر محمد ناصر، جھنگ

# عذابِ جہنم اور جنت کا راستہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ''حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، و حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ''. (الجامع الصّحیح للبُخاری، 6487)

(حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ خواہشاتِ نفسانی سے ڈھانپ دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دُشواریوں سے ڈھانپی ہوئی ہے''۔)

زیرِنظر حدیث سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ وہ شخص جو ضروریات اور حاجات تک محدود رہنے کے بجائے خواہشاتِ نفس (ظلم، بخل، اِنفرادیت اور اَخلاقِ رذیلہ) کے تابع زندگی گزارتا ہے، اس کا یہ طرزِ عمل اس کے افکار میں گمراہی کے سبب سے ہوتا ہے، جو اُسے شریعت کے دائرے سے نکلنے اور انسانیت دشمن رویوں کا حامل بنا دیتا ہے۔ ایسا انسان اگر توبہ نہ کرے اور اسی حالت میں اس کی موت آجائے تو وہ عذابِ جہنم کا مستحق قرار پائے گا۔ جب کہ وہ شخص جو ضروریات اور حاجات تک محدود رہتا ہے اور بداَخلاقیوں کا شکار نہیں ہوتا اور اچھے اخلاق (عدل، سخاوت، اجتماعی نظریات اور دیگر اَخلاقِ فاضلہ) کا پابند رہتا ہے، اس سے اس کے عقائد، عبادات اور معاملات درست رہتے ہیں۔ وہ خدا کی منشا اور مرضیات کے مطابق زندگی گزارنے کا خوگر ہو جاتا ہے۔ یہ رَوِش اسے آخرت میں کامیاب کر دیتی ہے۔ بالآخر اسے جنت میں داخلہ نصیب ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ جو شخص دنیا پرستی یا شریعت کے احکامات کے خلاف زندگی گزارنے والا ہوتا ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم اور اس کے برعکس شریعت پر عمل کرنے والا جنتی ہوتا ہے۔

اگر مذکورہ صورتِ حال اِنفرادی کے بجائے اجتماعی شکل اختیار کر لے، پوری قوم میں اَخلاقِ فاضلہ ختم ہو جائیں اور اَخلاقِ رذیلہ کا غلبہ ہو جائے تو وہ معاشرہ جہنم کدہ بن جاتا ہے۔ ایسے معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے اَخلاق سنورنے کے اِمکانات بہت محدود ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ ایک صالح اور اچھا ماحول نیکی کے جذبات کو مہمیز دیتا ہے اور وہ معاشرہ جنت نظیر بن جاتا ہے، جب کہ اس کے برعکس بُرے خیالات اور خواہشاتِ نفس کی جڑیں گہری ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے انبیائے کرام علیہم السلام اپنی دعوت و تربیت میں اِنفرادی اور اجتماعی اِصلاح دونوں پر بہ دستور اپنی توجہات مرکوز رکھتے ہیں۔

ناپسندیدہ بُری صورتِ حال کی روک تھام کے لیے اگر اجتماعی سوچ پیدا نہ ہو تو ایسی قوم دنیا میں اللہ کے عذاب کا شکار ہو جاتی ہے۔ قومِ بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ذریعے سے لعنت بھیجی گئی۔ اس لیے کہ وہ ماحول میں موجود بداَعمالیوں کے خلاف کردار ادا نہیں کرتے تھے۔ (سورۃ المائدہ، 78)

آج ہم ایک بداَخلاق ماحول میں رہ رہے ہیں۔ اِنفرادی طور پر نیک رہنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم ذاتی طور پر اچھے اَخلاق پر قائم رہنے کی حتی الامکان کوشش کے ساتھ ساتھ اجتماعی ماحول کو درست کرنے کی جدوجہد کا حصہ بنیں۔

مولانا قاضی محمد یوسف، حسن ابدال

# حضرت ثابت بن قیس بن شماس اَنصاریؓ ''خطیبُ النبیؐ''

حضرت ثابت بن قیس بن شماس خزرجیؓ اَنصار کے اور رسول اللہ ﷺ کے ''خطیب'' کے لقب سے ملقب تھے۔ فصاحت و بلاغت اور خطابت میں آپؓ کو بڑی مہارت حاصل تھی، اس لیے حضور ﷺ نے کئی عوامی اجتماعات کے مواقع پر خطاب کے لیے آپؓ کی ذمہ داری لگائی اور آپؓ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کے خطیب کی حیثیت سے اپنی فصیح و بلیغ خطابت کے جوہر دکھائے۔ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر استقبالیہ پروگرام میں جب عوام کا جم غفیر اُمڈ آیا تو اس موقع پر حضرت ثابت بن قیسؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''ہم آپؐ کی ہر اُس چیز کی حفاظت کریں گے، جس طرح سے اپنی جان و اولاد کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن ہمیں اس پر معاوضہ بدلہ کیا ملے گا؟'' تو آپ ﷺ نے جواب دیا: ''جنت''! سارا مجمع پکار اُٹھا کہ ہم اس پر راضی ہیں۔ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر حضرت عامر بن بُکیرؓ اور حضرت ثابتؓ کے درمیان عقدِ مواخات (بھائی چارہ) کرایا گیا۔

مدینہ منورہ میں ۹ ہجری میں بنوتمیم کا وفد آیا اور اور انھوں نے اپنے قبیلے کے مشہور خطیب عُطارُد کو اپنے قبیلے کے مقام و مرتبے کے اظہار کے لیے کھڑا کیا تو جواب میں آپؐ نے حضرت ثابتؓ کو حکم دیا: ''آپ ان کو جواب دیں''۔ تو آپؓ نے انتہائی فصاحت و بلاغت سے ایسی مدلل گفتگو کی کہ حضرت اقرع بن حابسؓ بول اُٹھے کہ: ''مجھے اپنے باپ کی قسم! آپ ﷺ کا خطیب ہمارے خطیب سے زیادہ بہتر ہے''۔ عہدِ نبویؐ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا یمامہ کا سردار مسیلمہ مدینہ آیا تو آپؐ نے اس سے گفتگو کے لیے حضرت ثابتؓ کو منتخب کیا کہ اس سے دلائل سے بات چیت کریں اور اس کو راہِ حق سمجھائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ بہت سے صحابہؓ کی خوبیاں بیان فرمائیں تو حضرت ثابتؓ کے متعلق فرمایا: ''نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بنُ قَيْسٍ'' (ثابت بن قیسؓ خوب شخصیت ہیں)۔ آپ ﷺ کو حضرت ثابتؓ سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت ثابتؓ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپؓ کو دعا دی: ''اِذْهَبِ البَأسَ ربَّ النَّاسِ عَن ثابتِ بنِ قيسِ بن شَمَّاسٍ'' (اے لوگوں کے ربّ! ثابت بن قیس بن شماس سے بیماری دُور کر)۔ نیز آپؐ نے حضرت ثابتؓ کو جنت کی بشارت دی''۔ (صحیح مسلم)

آپؓ غزوۂ اُحد کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ عہدِ صدیقیؓ (۱۲ھ) میں معرکۂ یمامہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ سپہ سالار تھے اور حضرت ثابتؓ انصار کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے شریک ہوئے۔ اس موقع پر بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس طرح آپؓ زبان و قلم اور میدانِ کارزار دونوں کے شاہ سوار ثابت ہوئے۔ آپؓ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں: محمد، یحیٰ اور عبداللہ۔ آپؓ سے حضرت انس بن مالکؓ اور آپؓ کے بیٹوں نے اَحادیثِ نبویؐ روایت کی ہیں۔

www.rahimia.org

# حکمران اشرافیہ کی نااہلی اور مہنگائی کا نیا گرداب!

پاکستانی معاشرہ آج کل ایک خاص قسم کے اضطراب سے گزر رہا ہے، جہاں ذخیرہ اندوزوں اور ناجائز منافع خوروں پر حکومت اپنا کنٹرول کھو چکی ہے۔ حکومت اور اس کے متعلقہ ادارے اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں اور مافیاز سرگرم ہیں، جو عوام کو نوچنے کے لیے کھلے چھوڑ دیے گئے ہیں۔ اشیائے خورد و نوش سے لے کر زندگی کے ہر شعبے کو مہنگائی نے اپنے آہنی پنجے میں جکڑ لیا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کی مارکیٹ اور بازار کسی قانون کے تابع نہیں رہے۔ جس کا جو جی چاہتا ہے، وہ کر رہا ہے۔

حکومت بنیادی سماجی خدمات اور انسانی حقوق کے تحفظ سے بے اعتنائی برت رہی ہے، جب کہ وہ اپنے اقتدار کو بچانے اور مستحکم کرنے کے لیے اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف ہر حربہ استعمال کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھی ہے۔ سیاست کے چند گرگ باراں دیدہ اپنی خاندانی سیاست کو بچانے کے لیے آئینی تقاضوں کو بھی خاطر میں نہیں لا رہے۔ ان کی دلچسپی عوامی پالیسیوں کے بجائے اپنے مفادات کے تحفظ میں ہے۔

سیاسی اور معاشی اشاریے مستقبل میں پاکستان کی مزید سیاسی اور معاشی ابتری کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ پاکستان مسلسل معاشی تباہی کے دہانے کی طرف سِرَک رہا ہے۔ پیٹرول، گیس، بجلی، خوراک اور ادویات کی قیمتوں میں ہوش رُبا گِرانی نے انسانوں کی زندگیوں کو دوبھر کر دیا ہے۔ بیوروکریسی اور اقتدار پر قابض اشرافیہ ملک کو درپیش چیلنج کی سنگینی سے ابھی بھی لاپرواہ نظر آ رہی ہے۔ وہ اس سے اب بھی اقتدار کی جنگ کے طور پر نمٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے مسلسل انحطاط اس کا مقدر کیوں ٹھہر چکا ہے؟ بدعنوانی، اقربا پروری، خراب حکمرانی اور اس کی معاشی تباہی حد سے کیوں بڑھ رہی ہے۔ بہت سے ترقی پذیر ممالک پاکستان کے بعد آزادی حاصل کرنے کے باوجود مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔ پڑوسی ملک کو تو چھوڑیے، زندگی کے کسی میدان میں اس کی مثال ہماری رگِ قومیت کو بھڑکا دیتی ہے اور ہم مثبت سوچنے کے بجائے ماضی کی سیاست کے گڑے مُردے اُکھاڑنے بیٹھ جاتے ہیں۔

آپ جنوبی کوریا کو دیکھ لیجیے! جو ایک ناکام ریاست کہلاتی تھی، لیکن آج دنیا کی دسویں بڑی معیشت کہلاتی ہے۔ 1949ء میں انقلاب سے ہم کنار ہونے والا چین آج دنیا کی دوسری بڑی معیشت کا اعزاز حاصل کر چکا ہے۔ اَور تو اَور بنگلا دیش، سنگاپور اور ملائیشیا جیسے ممالک جو پس ماندہ اور غریب تھے، لیکن وہاں کی قیادتوں کے درست فیصلوں کے نتیجے میں بہتر سے بہتر کے سفر پر گامزن ہیں۔ اس کے علی الرغم ہماری حکمران اشرافیہ نے پی آئی اے، واپڈا، ریلوے، ڈاک خانہ، سٹیل ملز اور پبلک سیکٹر کے مزید ادارے اپنی نااہلی، کرپشن اور اقربا پروری سے تباہ کر ڈالے اور پاکستان کو ایک ایسے غار میں تبدیل کر دیا ہے، جس میں کہیں بھی روشنی کی کوئی کرن نظر نہیں آتی اور قوم کو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ آج بھی پاکستان پر مسلط کرپٹ اشرافیہ اپنے غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث ملک اور قوم کو اس دلدل سے نکالنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی، بلکہ وہ معاشی طور پر تباہ اس ملک میں اپنے بے پناہ اختیارات کے باعث اپنی ناجائز مراعات کو ہر حال میں بحال رکھے ہوئے ہے۔

پاکستان جس کی معیشت' قرضوں کی بیساکھی پر کھڑی ہے اور جہاں ایک عام آدمی کے لیے دو ٹائم کا کھانا حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو چکا ہے، اس ملک کی نوکر شاہی دنیا کے متمول ملکوں برطانیہ، امریکا، کینیڈا اور انتہائی مہنگے داموں ملازمین رکھنے والے ادارے اقوامِ متحدہ سے بھی زیادہ اور بڑی مراعات لے رہے ہیں۔ اور یہاں حکمران اشرافیہ اور ان کے سہولت کار بڑے سرکاری ملازموں کا شاہانہ طرزِ زندگی اختیار کر کے قومی خزانے سے بے تحاشہ دولت لوٹنے کا سبب بن رہا ہے۔

صرف پنجاب جیسے صوبے میں 8 ہزار 975 کنال پر 403 ارب کے سرکاری بنگلے، ان کی دیکھ بھال پر سالانہ 10 ارب روپے سے زیادہ خرچہ ترقیاتی فنڈ سے ان رہائش گاہوں میں تزئین و آرائش کے لیے اربوں روپے کے فنڈز لاہور کے جی او آر وَن جیسے مہنگے علاقوں میں 5 سے 56 کنال کی عالی شان رہائشیں سیکرٹریز کے گھروں پر بہ یک وقت بیسیوں ملازمین کی موجودگی کے علاوہ لگژری گاڑیوں اور بے تحاشہ پیٹرول کی مد میں لاکھوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔ ان قانونی اور ضابطے کی سہولیات کے علاوہ یہ طبقہ اپنے اختیارات سے جو کچھ حاصل کرتا رہتا ہے، اس کی کوئی حد اور حساب ہی نہیں ہے۔ اور اس اشرافیہ حکمران طبقے کی طرف سے عوام کے نام چائے کی ایک پیالی اور کبھی ایک روٹی کم کرنے کی اپیلوں کا ناٹک بھی کیا جاتا ہے۔

ملکی معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا سلوگن الاپنے والی حکومت آئی ایم ایف کے سامنے گھٹنے ٹیک چکی ہے۔ اس کے پاس ایسی کوئی پالیسی نہیں، جس سے وہ قوم کو اس عذاب سے نجات دلوا سکے، بلکہ وہ اب بھی آئی ایم ایف سے معاہدے کے بدلے ڈالروں کی نئی قسط کی منتظر ہے۔ پاکستان اس وقت جس سنگین معاشی بحران میں گھرا کھڑا ہے، اس سے نکالنے کے لیے اس حکمران اشرافیہ کے پاس کوئی ویژن نہیں ہے۔ یہ جھوٹے نعروں کے ذریعے عوام کو مزید دھوکا دینے کے لیے اپنی سیاسی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس صورتِ حال کو خطرناک طرزِ معاشرت سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''یہ شاہانہ نظامِ زندگی، جس میں چند اَشخاص یا چند خاندانوں کی عیش و عشرت کے سبب دولت کی صحیح تقسیم میں خلل واقع ہو، اس کا مستحق ہے کہ اس کو جلد از جلد ختم کر کے عوام کو اس مصیبت سے نجات دلائی جائے اور اُن کو مساویانہ نظامِ زندگی کا موقع دیا جائے''۔ لیکن یہ کام ہمارے ملک کی روایتی سیاسی جماعتوں کے بس کا نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے ایک انقلابی ویژن کی حامل تاریخی شعور رکھنے والی ایک منظّم قوت کی تشکیل کی ضرورت ہے، جو اس ملک میں موجود نظام کو جڑ سے اکھاڑنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ (مدیر)

www.rahimia.org

## افکارِ شاہ ولی اللہؒ

مترجم: مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری

# صبح، شام اور سونے کے وقت کے اذکار

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ ''حُجّةُ اللّٰهِ البالِغه'' میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے ذکر اللہ کے لیے تین اوقات مسنون قرار دیے ہیں:

(1) صبح کے وقت (2) شام کے وقت اور (3) سونے کے وقت۔

آپؐ نے اکثر اذکار میں نیند سے بیدار ہوتے ہی ذکر کا وقت مقرر نہیں کیا۔ اس لیے کہ وہ صبح صادق کے طلوع کا وقت ہوتا ہے یا سورج نکلنے کا وقت ہوتا ہے۔

صبح اور شام کے اذکار میں آپؐ نے یہ دعائیں بیان فرمائی ہیں:

### (صبح شام کی دعائیں)

(1) ''اللّٰهُمّ ! عَالِمَ الْغَيْبِ و الشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ و الأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ و مَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أن لَّا إلٰهَ إلّا أنتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِن شَرِّ نَفْسِيْ، و مِنْ شَرِّ الشّيطانِ و شِرْكِهٖ''. (رواه الترمذی، مشكوة: 2390)

(اے اللہ! تُو غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا ربّ اور اُس کا مالک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی خدا نہیں۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شرّ سے، اور شیطان کے شرّ اور اُس کی شرکت سے۔)

(2) ''أَمْسَيْنَا، و أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰه، و الْحَمْدُ لِلّٰهِ، و لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر. اللّٰهُمَّ ! إِنِّيْ أَسأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ و خَيْرِ مَا فِيهَا، و أَعُوْذُ بِكَ مِن شَرِّهَا و شَرِّ مَا فِيهَا. اللّٰهُمَّ ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ، و الْهَرَمِ، و سُوْءِ الْكِبَرِ، و فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ''. (رواه مسلم، مشكوة: 2381)

(ہم نے شام کی اور شام کے وقت ملکیت اللہ کی ہے۔ اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ وہ اکیلا ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اُسی کے لیے حکمرانی ہے۔ اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو کچھ اس میں خیر ہے، کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات کے شرّ سے اور اس میں جو شرّ موجود ہے، اس سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور کاہلی سے، اور بڑھاپے سے، اور بڑھاپے کی بیماریوں سے، اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔)

یہ دعا صبح کے وقت پڑھتے ہوئے ''أَمْسَيْنَا'' (ہم نے شام کی) کی جگہ پر ''أَصْبَحْنَا'' (ہم نے صبح کی) کے لفظ سے تبدیل کر دی جائے۔ اور ''أَمْسٰى'' (شام ہوگئی) کی جگہ پر ''أصبح'' (صبح ہوگئی) پڑھا جائے۔ اور ''هٰذِهِ اللَّيْلَة'' (اس رات) کو ''هٰذَا الْيَوْم'' (اس دن) سے بدل دیا جائے۔

(3) صبح کے وقت اس طرح پڑھے:

''اللّٰهُمَّ ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَ بِكَ نَحْيَا، وَ بِكَ نَمُوْتُ، وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ''.

(اے اللہ! تیرے نام سے ہم نے صبح کی اور تیرے نام سے ہم نے شام کی۔ تیری ہی طرف سے ہم زندہ ہیں اور تیری طرف ہی ہم مریں گے۔ اور تیری طرف ہی ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔)

اور شام کے وقت اس طرح پڑھے:

''اللّٰهُمَّ ! بِكَ أَمْسَيْنَا، و بِكَ أَصْبَحْنَا، وَ بِكَ نَحْيٰى، وَ بِكَ نَمُوْتُ، وَ إِلَيْكَ النُّشُور''. (مشكوة: 2390)

(اے اللہ! تیرے ہی نام سے ہم نے شام کی۔ اور تیرے ہی نام سے ہم نے صبح کی۔ اب تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہم اُٹھائے جائیں گے۔)

(4) ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ، وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم'' تین مرتبہ پڑھے۔ (مشكوة، حديث: 2391)

(شروع اُس اللہ کے نام سے کہ اُس کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھی زمین میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ آسمان میں۔ وہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔)

(5) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ، وَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا''. (مشكوة، حديث: 2393)

(پاک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُسی کے لیے حمد وثنا ہے۔ کوئی قوت نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ جو وہ چاہتا ہے، ہو جاتا ہے۔ اور جو نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا۔ میں یہ بات جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔)

(6) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

(30-الروم: آیت: 17 تا 19، رواہ ابو داؤد، مشکوۃ، حدیث: 2394)

(پاک ہے اللہ کی ذات جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور شام کے وقت اور جب تم ظہر کے وقت ہوتے ہو۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور زمین کو مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ایسے ہی تمھیں بھی زمین سے اُٹھایا جائے گا۔) (باب الاذكار و ما يتعلق بها)

www.rahimia.org

# علامہ ابنِ خلدونؒ کا نظریۂ تعلیم

انسان علم وفکر اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کی وجہ سے دیگر حیوانات سے ممتاز ہے۔ فکری قوت و استعداد کی وجہ سے وہ اُمورِ معاش پر غور کرتا ہے۔ دیگر اَبنائے جنس کے ساتھ معاملات طے کرتا ہے اور عُمرانی زندگی کی طرح ڈالتا ہے۔ غور و فکر کی عادت اس سے لمحہ بھر کے لیے بھی جدا نہیں ہوتی۔ اسی عادت سے ہی علوم وفنون کے چشمے پھوٹتے ہیں اور صنعت و حرفت کے سوتے اُبھرتے ہیں۔ حصولِ تعلیم کے حوالے سے علامہ ابن خلدونؒ لکھتے ہیں کہ اساتذہ کو تدریج کے فطری اُصول کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ طالبِ علم کی صلاحیت و استعداد کو بھی دیکھا جائے کہ اس کا ذہن علوم وفنون کی کتنی مقدار برداشت کرسکتا ہے۔ کچھ اساتذہ کی ابتدائی مرحلے میں کوشش ہوتی ہے کہ سب کچھ طالب علم کے ذہن میں اُنڈیل دیں۔ اس سے طالبِ علم کے ذہن میں علمی ملکہ پیدا نہیں ہوتا، جو کہ حصولِ علم کے لیے نہایت ضروری ہے، بلکہ اس طرزِ عمل سے طالبِ علم کند ذہن ہوجاتا ہے اور اسے علوم وفنون سے ایک طرح کی نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔ اساتذہ جو فن بھی پڑھائیں، اس کی اہم اور ضروری اصطلاحات توضیح وتشریح کے ساتھ طلبا کے ذہن نشین کرائی جائیں۔ گرد و پیش کی محسوسات کی مثالیں دے کر سمجھایا جائے۔ علم و فن کی مشکلات اور ایک ایک پیچیدگی کا حل پیش کیا جائے۔ اس حوالے سے طلبا کو سوال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس طریقۂ تعلیم سے طالبِ علم میں علمی ملکہ راسخ ہوگا۔ مزید یہ کہ طلبا علمی مسائل میں باہمی مذاکرہ و مکالمہ کریں۔ اس سے بھی ان میں علمی مہارت پیدا ہوگی۔

حصولِ تعلیم کے حوالے سے طالبِ علم پر سختی کرنا نہایت مُضِر اور نقصان دہ ہے۔ بالخصوص ابتدائی سطح کے بچوں پر سختی کے بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ سختی سے ذہن و فکر کی وسعت اور خوشی ماند پڑ جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ کسل مندی، جھوٹ اور نفاق پیدا ہوجاتا ہے۔ سب سے زیادہ نقصان تربیتی پہلو سے ہوتا ہے۔ انسانی نفس میں جو حمیّت و مدافعت کا جذبہ ہوتا ہے، وہ کمزور پڑ جاتا ہے اور دوسروں پر بھروسے کا رُجحان بڑھ جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جو اقوام سختی و تسلط کے سائے میں پروان چڑھتی ہیں، ان میں اَخلاقی بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تعلیم کے میدان میں بھی یہ اُصول پیشِ نظر رہے گا۔

علامہ ابن خلدونؒ کے ہاں ذہانت بہ قدرِ تمدن ہوتی ہے۔ جہاں تمدن اعلیٰ ہوتا ہے، وہاں کے لوگ اسی نسبت سے ذہین اور ذکی ہوتے ہیں۔ متمدن اقوام اپنے مخصوص آداب واصول رکھتے ہیں۔ خواہ وہ معاشی اصول ہوں یا سماجی، دینی ہوں یا دُنیوی۔ وہ اپنے تمام معاملات و عادات اور تصرفات میں اپنے دائرے اور حدود میں رہ کر اپنے اُمور سرانجام دیتے ہیں۔ گویا ان کے تمام معاملات بہ منزلہ ایک منظم کاری گری کے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہر منظم تمدن سے نفسِ انسانی اثرات قبول کرتا ہے، جن سے عقل و دانش میں اضافہ ہوتا ہے۔ برخلاف غیر متمدن معاشروں کے، وہاں چوں کہ یہ اصول و ضوابط پیشِ نظر نہیں ہوتے، اس لیے وہ ذہانت و ذکاوت میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

# 'ابھی عشق کے امتحاں اَور بھی ہیں'

عمومی رُجحان ہے کہ آئی ایم ایف بہادر کی بخشش کے بعد پاکستان کو گویا ایک نئی زندگی مل جائے گی، دنیا کے بڑے مالیاتی ادارے اور امیر ملک ہمیں پہلی سی چاہت اور محبت سے پیش آئیں گے اور ڈالروں کی ریل پیل ہوجائے گی۔ یہ بات عمومی طور پر ہم سب اپنے پچھلے تجربات کی روشنی میں کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہوتا یوں تھا کہ جب بھی آئی ایم ایف سے کوئی قسط ادا کردی جاتی تھی، اس کے بعد حکومت اور مقامی کاروبار ایک ہی انداز میں ردِعمل دکھاتے چلے آئے ہیں۔ چناں چہ روپے کی قدر مستحکم ہوجاتی تھی، زرِ مبادلہ میں ٹھہراؤ آجاتا تھا، مقامی کاروبار میں تیزی کا رُجحان ریکارڈ کیا جاتا تھا اور سب سے بڑھ کر دنیا اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتی تھی، لیکن عاقبت نااندیشی ایک ایسا روگ ہے، جس میں غالباً ہمارا پہلا نمبر ہے۔ اس وقت دہائیوں کی نااہلی اور غیر سنجیدگی بالآخر ہمیں تباہی کے بہت قریب لے آئی ہے۔

بجٹ 23-2022ء دستاویز کی روشنی میں ملک پر قرضوں کے بوجھ کا جائزہ اگست 2022ء کے کالم میں واضح کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق رواں مالی سال کے دوران اندرونی اور بیرونی قرضوں پر کُل 40 کھرب روپے کا سود اَدا کرنا تھا۔ اس تناظر میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق دسمبر 2022ء تک صرف مقامی قرض پر 27 کھرب روپے کا سود اَدا کیا جاچکا ہے۔ آئی ایم ایف سے معاہدے کی رُو سے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیشِ نظر شرح سود 17 فی صد کی جاچکی ہے اور امکان ہے اسے جلد ہی 20 فی صد تک پہنچا دیا جائے گا۔ یوں قوی امکان ہے کہ سود کی ادائیگی طے شدہ ہدف سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔

اس کی بڑی وجہ پچھلے سال کے مقابلے میں دسمبر 2022ء تک حکومتِ پاکستان نے مقامی قرض کی مد میں 66 کھرب کا اضافہ کیا اور اسے 330 کھرب تک پہنچا دیا۔ اور یہ سلسلہ رُکا نہیں ہے۔ جب تک آپ یہ مضمون پڑھیں گے، مقامی قرض 360 کھرب تک پہنچ چکا ہوگا۔ اور شرح سود میں ایک فی صد اضافہ جون 2023ء تک پاکستانیوں کو ماہانہ 30 ارب روپے میں پڑے گا۔ اس لیے امکان ہے کہ صرف مقامی قرضوں پر سود ہی ہمارے بجٹ کو کھا جانے کے لیے کافی ہوگا اور وہ بھی اس وقت، جب ٹیکس وصولی ہدف سے مستقل طور پر کم ہوتی جارہی ہے۔

عام طور پر یہ گمان کیا جاتا ہے کہ مقامی قرض تو گھر کی کھیتی ہے، اس کے اثر کو اضافی ٹیکس اور مزید قرضوں سے کم کیا جاسکے گا، لیکن آخر کب تک؟ ٹیکس تو بہرحال لوگوں سے ہی لینا ہے اور اضافی قرض بھی دراصل چھ کروڑ کھاتہ داروں کا ہی سرمایہ ہے، جس میں سے یہ قرض لیا جائے گا۔ آج بھی جب ہمارے معاشی ماہر ایسی بات کرتے ہیں تو گمان ہوتا ہے کہ 'ابھی عشق کے امتحاں اَور بھی ہیں'۔

www.rahimia.org

مرزا محمد رمضان، راولپنڈی

# ہندوستانی دولت کا لوٹنا

(The Plunder of India)

طاقت اور قوت کے نشے میں مست ہو کر دوسری قوموں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا، انھیں مسلسل دیوار کے ساتھ لگائے رکھنا' نہ صرف انسانی فطرت کے خلاف ہے، بلکہ آئین اور قانون کے بھی منافی قرار دیا گیا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہر قوم کی آزادی اور خودمختاری کا تحفظ سلامتی کونسل کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ چھوٹی چھوٹی اقوام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا انسانی اور فطری اصولوں کی صریحاً خلاف ورزی شمار ہوتا ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد طاغوت نے بھانپ لیا کہ اب اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں بچا ہے۔ وہ بلاشرکتِ غیرے دنیا کا اکیلا مالک اور بادشاہ ہے۔ کوئی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ چناں چہ اس نے مخالف قوت کے اتحادیوں پر زندگی تنگ کردی ہے۔ عراق کو تباہ کردیا، لیبیا کو برباد کردیا، افغانستان کو تورا بورا بنا دیا، یمن کو مسلسل خانہ جنگیوں میں اُلجھائے رکھا، شام کی تباہی کے لیے پورا زور لگایا۔ انسانی سماج کا لگاتار ایسی کیفیت میں رہنا' قانونِ قدرت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ طاغوت کا طاقت وقوت کے نشے میں مست ہو کر متکبر اور مغرور ہو جانا کائنات کے ارتقا میں بہت بڑی رُکاوٹ کا سبب بنتا ہے، جسے دور کرنا نہ صرف لازمی وضروری ہو جاتا ہے، بلکہ ترقی کے اگلے مرحلے کے لیے اٹل اور ناگزیر ہوتا ہے۔ قدرت ایسا اہتمام کرتی ہے کہ وہ متکبر، مغرور اور گھمنڈی قوتوں کو صالح، مفید اور ترقی پسند عناصر سے تبدیل کردیتی ہے۔ یہی تاریخ کا سبق ہے۔

روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ مغرب ہندوستان کی 45 ٹریلین پاؤنڈ دولت لوٹ کر امیر ہوا تھا۔ آج اسی لوٹی ہوئی دولت کے ذریعے دنیا پر اپنا تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور کسی کو آزادی، مساوات اور خوش حالی کے ساتھ زندہ رہنے کا حق دینے کو تیار نہیں ہیں۔ ان کے دماغوں سے ابھی تک نوآبادیاتی عہد کی سوچ ختم نہیں ہوئی۔ وہ روس کو بھی اپنی کالونی بنانا چاہتے ہیں، تاکہ اس کے خزانوں کو لوٹ سکیں۔ (ہندستان ٹائمز، 3/ ستمبر 2022ء)

6/ فروری کو سعودی عرب کے ایک نشریاتی چینل کے مطابق روسی وزیرِ خارجہ سرگئی لاروف دوطرفہ تعلقات اور توانائی تعاون پر بات چیت کے لیے عراق کے دارالحکومت بغداد پہنچے۔ تیل اور گیس کمپنیوں کا ایک بڑا وفد بھی ان کے ہمراہ تھا۔ اس دورے کا بنیادی مقصد دوست ممالک کو توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے راغب کرنا اور ''خطے کی سلامتی اور استحکام سے متعلق تبدیلیوں اور یوکرین میں فوجی کارروائیوں کے حوالے سے عراقی نقطۂ نظر سے آگاہی حاصل کرنا مقصود تھا''۔ آج عراق کے امریکا کے ساتھ تزویراتی تعلقات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکا کے فوجی' داعش کے خلاف بین الاقوامی اتحاد کا حصہ بن کر عراق میں براجمان ہیں۔ (العربیہ اُردو، 6/ فروری 2023ء) ترکی کے ایک نشریاتی چینل کے مطابق عراقی وزیرِ خارجہ نے عراق میں تیل اور گیس کے شعبے میں روسی کمپنیوں کی سرمایہ کاری کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ: ''ہم بدھ کے روز ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ امریکا کا دورہ کریں گے۔ روس کے خلاف پابندیوں کے معاملے میں بات چیت کریں گے۔ اس کا اطلاق عراق میں روسی کمپنیوں پر نہیں ہونا چاہیے۔ کیوں کہ روس کے ساتھ ہمارا تعاون جاری ہے اور عراقی فیلڈز میں روسی کمپنیاں فعال ہیں''۔ (TRT اردو، 6/ فروری 2023ء)

اس وقت عالمی منظر نامے میں یوکرین تمام تر امریکی اور یورپین ممالک کی امداد اور تعاون کے باوجود مسلسل سیاسی اور معاشی حوالے سے نقصان اُٹھا رہا ہے۔ چناں چہ 8/ فروری 2023ء کو یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکی امداد کی بھیک مانگنے کے لیے برطانیہ پہنچ گیا۔ اس نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ''مغربی ممالک کو چاہیے کہ روس کے ممکنہ اور شدید حملے سے بچنے کے لیے جدید اور بھاری ہتھیاروں کی کھیپ فراہم کریں''۔ روس کے حملے کے بعد سے یوکرینی صدر نے 20/ دسمبر 2022ء کو امریکا کا دورہ کیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا دورہ برطانیہ کا کیا۔ یوکرینی صدر نے برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے جنگی طیاروں کی فراہمی کا مطالبہ کردیا ہے۔ زیلنسکی کا قانون سازوں کے سامنے کہنا تھا کہ: ''برطانیہ کے بہادر عوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنگ کے پہلے دن سے لندن یوکرینی عوام کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہے''۔ (ڈی ڈبلیو، 8/ فروری 2023ء)

یوکرینی صدر اگلے ہی روز فرانس کے دارالحکومت پیرس پہنچ گیا۔ اس نے وہی تقاضا جو برطانیہ سے کیا تھا، فرانس والوں سے بھی کردیا۔ اس نے اپنے اتحادیوں پر زور دیا کہ وہ جیٹ طیاروں کے علاوہ بھی بھاری اسلحہ دیں، تاکہ وہ روس کا مقابلہ کرسکے۔ (فرانس 24، 9/ فروری 2023ء) امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق یوکرینی صدر نے فرانس اور برطانیہ سے مزید جنگی طیاروں کی درخواست کی ہے، تاکہ روس کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اس نے بدھ کے روز برطانیہ اور جمعرات کے روز فرانس کے دورے کے موقع پر زور دیا کہ وہ جنگی جہاز اور بھاری اسلحہ فراہم کریں، تاکہ جنگ میں فتح حاصل کر کے دنیا کو تبدیل کیا جاسکے۔ (واشنگٹن پوسٹ، 9/ فروری 2023ء)

جس وقت یورپ والے روس کے خلاف اقتصادی پابندیوں اور یوکرین کی فوجوں کو بھاری اسلحہ اور جدید فوجی تربیت دینے کی باتیں کر رہے تھے، ان حالات میں چین' روس کا بہت بڑا اتحادی اور اقتصادی پارٹنر بن کر سامنے آیا ہے۔ چین نے یوکرین کے خلاف جنگ میں روس کی بھرپور مدد کی۔ اس کے علاوہ ترکی اور یو اے ای نے مغرب کی طرف سے اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے مطالبے کو یکسر مسترد کردیا ہے۔ 10/ فروری کے بیجنگ کے اعلان کے مطابق چین نے 10 ہزار فوجی ٹینک اور بھاری اسلحے سے لدے ہوئے سامان کی کھیپ روس کو روانہ کی ہے۔ اس کے علاوہ چین' روس کے تیل کا بہت بڑا خریدار ہے۔ دوسری طرف یورپ کو روسی تیل کی ترسیل روز بہ روز کم ہوتی جا رہی ہے۔ (وی اون، 5/ فروری 2023ء)

www.rahimia.org



رپورٹ: سیّد نفیس مبارک ہمدانی، لاہور

## دِکھلاوے کی نمازیں اور دینِ اسلام کے عادلانہ نظام کی اہمیت

10 ؍فروری 2023ء کو حضرت اقدس مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ نے جامع مسجد رحمانیہ، نیو پنڈ، سکھر (سندھ) میں خطبہ جمعۃ المبارک دیتے ہوئے فرمایا:

''ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ جو آدمی انصاف کا منکر ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے، مسکین کے کھانے کا بندوبست نہیں کرتا، ان کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کام نہیں کرتا، بظاہر نماز بھی پڑھتا ہے، لیکن ایسا نمازی جو انسانوں کے حقوق ادا نہیں کرتا، اس پر ویل (ہلاکت) ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''ویل'' جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جو بہت ہی گہری ہے۔ وہ وادی ان نمازیوں کے لیے ہے، جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز تو پڑھتے ہیں، لیکن کسی کو معمولی سی استعمال کرنے کی چیز دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ جب کہ وہ انسان جو سچے دل سے نماز پڑھتا ہو اور مخلوقِ خدا سے بھوک اور ظلم ختم کرتا ہو، ''مرضات اللہ'' یعنی اللہ کی رضا مندی والے کام کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر بہت ہی رحم دل ہیں۔ اسے اگلی ترقیات کی طرف لے جاتے ہیں۔

سورۃ آل عمران کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم میں بہت سے محکمات اور بہت سے متشابہات ہیں۔ محکمات سے مراد واضح اور دوٹوک قوانین اور ضابطے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، سچ بولو، عدل کرو، پورا تولو، پورا ناپو، وغیرہ وغیرہ۔ کسی کو سمجھنے میں کوئی شک وغیرہ نہیں ہوتا۔ اور متشابہات کے بارے میں اللہ نے کہا ہے کہ وہ صرف اللہ جانتا ہے اور علم میں رسوخ رکھنے والے جانتے ہیں اور وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں، لیکن جن کے دلوں میں فتنہ ہو تو وہ ان آیات کے اندر من مانی تشریح کر کے دین کی مسخ شدہ تعلیمات کو پیش کرنے کے کام کرتے ہیں، متشابہات کے پیچھے چلتے ہیں، نماز پڑھیں گے نہیں، روزہ رکھیں گے نہیں، سچ بولیں گے نہیں، آیات کا اپنا من چاہا مطلب بیان کرتے ہیں۔

یہ تمام باتیں بیان کرنے کے بعد پھر یہ فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ''۔ یہ نہیں کہ ظاہری حلق سے اوپر اوپر تم نے کلمہ پڑھا اور دل میں سخت جھگڑالو بن جاؤ، بداخلاقی کرو، فساد پیدا کرو، نسلوں کو تباہ کرو، انسانی مالوں پر ڈاکہ ڈالو۔ ایسا نہیں، بلکہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اسلام کا پورا نظام قبول کرو، جس میں عبادات بھی ہیں، اخلاق بھی ہیں کہ انسان اچھے اخلاق کا حامل ہو، اس کے اندر انسانیت دوستی کا تصور ہو، عدل ہو، امن ہو، پورا تولے، پورا ناپے، سچ بولے اور جھوٹ سے بچے، ایسے ہی اسلام کی تعلیمات میں سیاسی نظام بھی ہے، معاشی نظام بھی ہے، اسے بھی مکمل طور پر قبول کرو۔ اسلام میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عبادات بھی اس طرح ادا کرو، جیسے رسول اللہ ﷺ نے ادا کیں اور سیاسی و معاشی نظام بھی ایسا قائم کرو، جیسا کہ نبی اکرمؐ اور خلفائے راشدینؓ نے کر کے دکھایا''۔

## مسلمان معاشروں کی خوف ناک حقیقت اور دجال کا تصور

حضرت آزاد رائے پوری مدظلہٗ نے مزید فرمایا:

''ہم آج اپنے مسلم معاشروں کا جائزہ لیں، دنیا کی آٹھ ارب آبادی میں سے ہم ڈیڑھ ارب انسان مسلمان ہیں، کلمہ گو ہیں، لیکن اپنے اسلام کی حالت دیکھیں! کیا ہم اسلام میں پورے پورے داخل ہو گئے ہیں؟ ستاوَن اسلامی ممالک ہیں اور اُن میں اسلامی نظامِ معیشت، سیاست، تجارت، عبادت کامل اور مکمل طور پر نافذ نہیں ہے۔ اس کی جگہ پر مسلمان ملکوں کے تمام بینک، تمام مالیاتی ادارے، تمام معیشت سودخوری پر مبنی ہے۔ قرضوں کی معیشت ہے، دوسروں کے سامنے قرض لینے کے لیے بھیک مانگتے پھر رہے ہیں اور قرض پر سود دینے کے لیے تیار ہیں۔ جس سود کو اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ کہا گیا ہے، اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔

آپ دیکھئے کہ مسلمان ممالک میں سب سے مالدار ترین ملک سعودی عرب ہے۔ اس نے بھی آئی ایم ایف سے دس ارب ڈالر کا قرضہ لیا ہوا ہے۔ آپ کو آئی ایم ایف کے سامنے جھولی پھیلاتے ہوئے آٹھ مہینے ہو گئے اور قرضہ ابھی تک نہیں مل رہا۔ سود بھی دینے کے لیے تیار ہیں، شرائط بھی ماننے کے لیے تیار ہیں۔ اس سے بڑھ کر ذلت اَور کیا ہوگی؟ آپ دیکھئے کہ اللہ اور اس کے رسول سے اسی اعلان جنگ کا نتیجہ ہے کہ آج عذابِ الٰہی ہماری طرف متوجہ ہے۔ سیلاب آتا ہے اور ہم بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ظلم اور زیادتی کے نتائج ہیں۔ عذاب آتا ہے، زلزلے آتے ہیں، چالیس ہزار سے زائد لوگ ترکی کے زلزلے میں شہید ہو چکے ہیں۔ اور جو ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں ان کا تو ابھی تک کوئی اتا پتا نہیں۔ اس کے باوجود وہ یہودی صفت شیطان دجال، جن کے چنگل میں ہم پھنسے ہوئے ہیں، ان سے ہم آزادی حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے نتیجے میں عذابِ الٰہی نہ آئے تو اور کیا ہو۔

یہ بحث بلاوجہ کی ہے کہ ترکی میں آنے والے زلزلے میں ہارپ ٹیکنالوجی استعمال ہوئی تھی، یا زمین میں موجود پلیٹیں ہل گئی تھیں وغیرہ وغیرہ، نہیں! بلکہ یہ عذاب ہے، دجل ہے، یہ دجالِ اکبر ہے۔ دجال سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے دجال سے اپنی امت کو نہ ڈرایا ہو، سب سے پہلے نوح علیہ السلام نے دجال سے ڈرایا، پھر صالح علیہ السلام اور ہود علیہ السلام نے، پھر ابراہیم علیہ السلام نے، پھر چار ہزار انبیائے بنی اسرائیل نے اور پھر نبی اکرم ﷺ نے دجال سے ڈرایا۔

دجال دراصل انسانی جرائم کا مجموعہ ہے، انسان جب فساد مچاتا ہے تو اس کے جرائم کے نتیجے میں دجل و فریب کا نظام پیدا ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری جدوجہد کے نتیجے میں دجال ایک جزیرے میں قید کر دیا گیا ہے۔ لیکن جیسے جیسے زمانہ گزرے گا، دجال کی دجالیت پھیلے گی، اپنی گرفت میں لے لے گی، شر اور فساد پھیلے گا، انسان اس کے آلہ کار بنیں گے۔ اور آج اگر مسلمان بھی اسی دجال کے پیچھے چلیں تو عذابوں کا آنا تو یقینی ہے''۔

www.rahimia.org

## پاکستان پر دجالی معاشی نظام اور عذابِ الٰہی مسلط ہے

حضرت آزادرائے پوری مدظلہٗ نے مزید فرمایا:

’’آج دجالیت یہ ہے کہ دجالی معاشی اقتصادی نظام کے پیچھے دنیا کے تمام مسلمان ملک چل رہے ہیں۔ ان پر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کا قبضہ ہے۔ سودخوری کا ایک مکمل نظام غالب ہے۔ پاکستان کے تمام بینک اسی سودی نظام کا حصہ ہیں۔ اور بینکوں کے علاوہ بھی ہر بازار میں بیٹھنے والا آدمی جانتا ہے کہ کتنے لوگوں نے قرض لے رکھا ہے اور کتنے لوگوں نے سود پر پیسہ چلایا ہوا ہے۔ بینک کا سود تو سترہ فی صد ابھی حالیہ دنوں میں ہوا ہے، جو پہلے چھ سات فی صد تھا، جب کہ پرائیویٹ سود پچاس، ساٹھ، ستر، اَسّی فی صد تک چل رہا ہے۔ اس طرح غریب آدمی کی چمڑی ادھیڑی جاتی ہے۔ پورے پاکستان میں قرضہ دینے والی کمپنیوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے ورلڈ بینک نے ایک باقاعدہ ادارہ بنایا ہے، جو ورلڈ بینک سے قرضہ لیتا ہے اور وہ کمپنی نیچے جائزہ لیتی ہے اور اس کے ماتحت ہمارے پنجاب میں پنجاب رورل سپورٹ پروگرام، سندھ میں سندھ رورل سپورٹ پروگرام ہے۔ اس طرح ہر صوبے میں کاشت کار کو کھاد اور بیج کے لیے قرضہ دے رکھا ہے۔ اور اس پر میری معلومات کے مطابق بتیس فی صد تک سود لیا جاتا ہے۔ بینک تو پھر بھی سترہ فیصد سود لے رہا ہے۔ یہ جو قرضوں کے نام پر سودخوری کا ایک نظام موجود ہے، انسانیت دشمنی ہے۔

اسلام میں پورے داخل نہیں ہوئے تو اللہ کا عذاب تو آئے گا! یہودیوں کا ہم پر مسلط ہونا بھی تو عذاب ہے۔ یہودیوں کے چنگل میں ہمارا پھنسنا اور ان سے قرضے مانگنا، بھیک مانگنا، سود دینا بھی تو عذابِ الٰہی ہے۔ اس سود ہی کی وجہ سے تو آج تک پچھلے 75 سالوں میں آپ معاشی طور پر خوش حال نہیں ہو پائے۔ وجہ کیا ہے؟ کہ ہم نے دین کا معاشی نظام چھوڑ دیا۔ ہم نے دین کا سیاسی نظام چھوڑ دیا۔ ہم پر وہ سیاست دان مسلط ہوگئے جو یہودیوں کے اشاروں پر ان کی مرضی کا مالیاتی اور سودی نظام بناتے ہیں، دین کا سیاسی اور معاشی نظام قائم نہیں کرتے۔

ہم پر تو یہ عذاب اس لیے بھی ہے کہ ہم نے اللہ کو دھوکا دیا ہے۔ ہم نے پاکستان بناتے وقت کہا تھا کہ ’’پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ‘‘ لیکن آج 75 سال ہو گئے ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ کا نظام نہیں ہے۔ ہم نے کہا ہمارے ملک کا نام ہے ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ ہے، جب کہ ملک میں نہ ’’اسلامی نظام‘‘ ہے، اور نہ ’’قومی جمہوریت‘‘ ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ مسلمانوں کو کتنا بڑا دھوکا دیا گیا کہ اسلام کے نام پر پاکستان بنا رہے ہیں آؤ سارے مل جاؤ۔ بے چارے مسلمان اُجاڑ دیے، تباہ و برباد کر دیے، یہاں کی نسلیں اُدھر گئیں، وہاں کی یہاں آئیں، قتل و غارت گری ہوئی، مختلف جنگوں اور لڑائیوں میں وطنِ عزیز میں ایک کروڑ انسان ان 75 سالوں میں قتل ہو چکے ہیں، لیکن اسلام کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آج عذابِ الٰہی ہم پر اسی لیے ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ اسلام کو پورے طور پر قبول نہیں کیا‘‘۔

## اجتماعی توبہ کی ضرورت؛ شرائط اور تقاضے

حضرت آزادرائے پوری مدظلہٗ نے مزید فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم انسانی جرائم سے باز نہ آئے، تو اللہ عزیز و حکیم اور طاقت ور ہے، وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے گا۔ اس طاقت کا اظہار سزاؤں کی صورت میں ہوگا۔ اور یہ ڈھیل تمھیں اس لیے دی ہے کہ تمھیں توبہ و استغفار کا موقع مل جائے۔ ہمارے ہاں عجیب تماشہ ہے کہ توبہ و استغفار کرنے اور اپنے حالات کو درست کرنے کے بجائے یا یہودیوں کو گالیاں دیں گے کہ انھوں نے ہارپ ٹیکنالوجی سے تباہ و برباد کر دیا، یا اپنی خود ساختہ منطق جھاڑیں گے کہ پلیٹیں ہل گئی تھیں۔ بھئی! زمین کی پلیٹیں ہلائیں کس نے؟ اس طاقت ور اللہ رب العزت نے۔ ہمیں توبہ کی توفیق نہیں ہو رہی۔ جب تک اجتماعی توبہ نہ ہو تو نتیجہ نہیں نکلتا۔

قرآن حکیم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ لوگو! تم تمام کے تمام مل کر اللہ کے سامنے اپنے ان گناہوں اور اپنی غفلتوں سے توبہ کرو۔ اور توبہ میں یہ لازمی اور ضروری ہے کہ جنھوں نے ہمیں اس حال تک پہنچایا ہے، ان سے برأت کا اعلان کریں۔ اور وہ وہ ہیں جن کے دو سو سال تک ہم غلام رہے۔ برطانیہ کی غلامی کے نتیجے میں ہم زوال پذیر ہوئے اور 75 سالوں میں ان کے ایجنٹوں کے غلام ہیں۔ اس غلامی کے نتیجے میں آج تباہ حالی اور بربادی ہے۔ توبہ کی مفسرین نے تین شرائط لکھی ہیں: (1) توبہ تب ہوتی ہے کہ جو جرم پہلے سرزد ہو چکا ہو اس پر انتہا درجے کی شرمندگی، ندامت اختیار کرے، آنسو گرائے۔ (2) اس جرم کے نتیجے میں کوئی انسانی حق یا اللہ کا کوئی حق ٹوٹا ہے تو اس کو ادا کرے۔ (3) یہ پختہ عزم اور ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی یہ جرم نہیں کروں گا۔

توبہ کے ساتھ ساتھ آج پورے کے پورے اسلام کے نظام کو سمجھنے اور اسے اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس کو جب تک ہم نہیں سیکھیں گے اس کے مطابق شعور پیدا نہیں کریں گے تو توبہ کیسے ہوگی؟ حقیقت یہ ہے کہ اس خطے کے سچے علما امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے لے کر سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جنھوں نے دارالعلوم دیوبند بنایا، شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اور ان کی تربیت یافتہ جماعت؛ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، ہم ان کی کتابیں اور لٹریچر پڑھیں، ان پر گفتگو کریں تو ہمیں دین کا مکمل علم آئے گا۔ ان سچے حریت پسند علما نے جو دین کا جامع علم دیا، اس دجل و فریب کے ظالمانہ اقتصادی اور قرضوں کی جکڑی ہوئی معیشت کے خلاف شعور دیا ہے اس کی سمجھ پیدا کرنا آج کے دور کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو صحیح طور پر علمی طور پر سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے، اور اپنے ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے اور لڑائی جھگڑے، فتنہ فساد، پارٹیوں کی سیاست سے اوپر اٹھ کر کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔ (آمین)

www.rahimia.org

# احکام و مسائل رمضان المبارک

از حضرت مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری

۱۔ ہر مسلمان مرد و عورت، عاقل، بالغ پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہے۔

۲۔ شریعت میں روزے کا مطلب ہے کہ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانا، پینا اور جماع کرنا چھوڑ دیا جائے۔

۳۔ رمضان المبارک میں کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو رمضان کے بعد اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔

۴۔ حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، لیکن اس کی قضا ضروری ہے۔

۵۔ حالتِ سفر میں اگر روزہ سے کوئی تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اگر روزہ نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں، البتہ رمضان شریف کی فضیلت سے محرومی ہے۔

۶۔ بغیر کسی وجہ کے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے۔

۷۔ اگر روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھا اور روزہ دار کو روزہ کی وجہ سے تکلیف نہیں ہے تو اس کو یاد دلانا واجب ہے۔

۸۔ اگر کسی نے کسی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو احترامِ رمضان کا تقاضا ہے کہ لوگوں کے سامنے کچھ کھائے پیے نہیں۔

۹۔ رمضان المبارک کے روزہ میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور سحری کے وقت "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمْضَانَ" پڑھنا مستحب ہے۔

۱۰۔ اگر رات سے رمضان المبارک کے روزے کی نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو 10، 11 بجے تک نیت کر لینا درست ہے۔

۱۲۔ اگر رمضان المبارک کے مہینے میں نفل، قضا یا نذر کے روزے کی نیت کی، تب بھی رمضان کا روزہ ادا ہوگا۔

۱۳۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو تین کھجوریں ہی کھالے۔ یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے۔ کچھ نہ سہی تو پانی ہی پی لے۔

۱۴۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے، دیر کر کے کھانا بہتر ہے، لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح صادق ہونے لگے اور روزے میں شبہ پیدا ہو جائے۔

۱۵۔ جب سورج ٹھیک غروب ہو جائے تو فوراً روزہ کھولنا مسنون ہے، دیر کر کے کھولنا مکروہ ہے۔

۱۶۔ جب تک سورج کے غروب ہونے میں شبہ رہے، تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔ سورج غروب ہونے کا تعلق مشاہدے سے ہوتا ہے، جب کہ آج کل عام طور پر ایسا نہیں کیا جاتا۔ خاص طور پر بڑے شہروں میں کہ آسمان صاف نہیں ہوتا، بلکہ دائمی جنتریوں کو سامنے رکھتے ہوئے گھڑیوں سے اوقات دیکھ کر روزہ افطار کیا جاتا ہے۔ اس لیے فلکیاتی حساب سے دائمی جنتریوں میں مطبوعہ اوقات میں دو سے پانچ منٹ کی احتیاط کر کے روزہ افطار کرنا چاہیے۔

۱۷۔ کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا مستحب ہے، لیکن اگر کسی دوسری چیز سے افطار کیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۱۸۔ افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ." اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں روزہ افطار کرنے پر خدا کا شکر بجا لائے۔

۱۹۔ درج ذیل تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے:

☆ اگر بھول کر کھا لے یا پی لے یا جماع کر لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اپنے آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے قے تھوڑی ہو یا زیادہ۔

☆ سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا، یا حلق میں از خود دھواں یا گرد و غبار وغیرہ کا چلا جانا۔

☆ دانتوں میں گوشت وغیرہ کا ریشہ، جو چنے سے کم ہے، اس کو باہر نکالے بغیر نگلنا۔

☆ لعاب نگلنا، زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔

☆ روزے میں تازہ یا خشک مسواک کرنا، اگرچہ نیم کے درخت کی ہو۔

☆ گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا، خواہ کئی بار ہی کیوں نہ ہو۔

۲۰۔ درج ذیل صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہو جاتی ہے:

o کلی کرتے وقت بلا ارادہ حلق میں پانی اُتر جانا۔

o خود بہ خود قے آئی اور جان بوجھ کر حلق میں لوٹا لی۔

o اپنے اختیار سے منہ بھر کر قے کر ڈالی۔

o کان میں تیل ڈال لینا، ناک میں ناس لینا، سگریٹ یا حقہ پینا۔

o دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔

o بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا، پھر جان بوجھ کر کھا یا پی لینا۔

o یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی، سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔

o بادل یا آسمان پر غبار کی وجہ سے یہ سمجھا کہ آفتاب غروب ہو گیا، روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔

۲۱۔ درجِ ذیل وہ صورتیں، جن میں کفارہ بھی واجب ہوتا ہے:

رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑنے سے کفارہ لازم آجاتا ہے، جو دو مہینے لگاتار روزے رکھنا ہے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلائے یا ایک روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت انھیں ادا کرے۔ اگر ایک ہی رمضان کے دو تین روزے توڑ ڈالے تو بھی ایک ہی کفارہ کافی ہو جائے گا۔

۲۲۔ جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی، یا اتنا بیمار ہے کہ اب اچھا ہونے کی اُمید نہیں رہی اور روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ اور ہر ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا (1700 گرام) غلہ یا اس کی قیمت بہ طورِ فدیہ ادا کرے۔

www.rahimia.org

### خوش خبری

## قیامِ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/2023ء

اگلے مہینے سے رحمتوں اور برکتوں والا ماہِ رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ ہمیشہ سے اکابر اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اس ماہِ مبارک میں پوری یکسوئی کے ساتھ توجہ الی اللہ کے لیے کسی ایک ہی جگہ قیام فرما ہوتے ہیں اور اس کو صفائے باطن کے لیے بڑا اکسیر سمجھتے ہیں۔ مشائخ رائے پور اور ان سے تعلق رکھنے والے احباب کا گزشتہ تقریباً ڈیڑھ صدی سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ وہ اس ماہِ مبارک میں رجوع اِلی اللہ اور سالکین و طالبین کی تربیت کے لیے اجتماعی طور پر کسی ایک جگہ قیام فرما ہوتے ہیں اور رمضان المبارک کے قیمتی اوقات میں اپنی روحانی تربیت کے حوالے سے ذکر و فکر، تزکیہ عمل اور تصفیہ باطن کا نہایت درجہ اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ سمیت تمام مشائخ رائے پور اپنی تمام عمر اس معمول پر مسلسل عمل پیرا رہے۔ انھیں حضراتِ مشائخ کے معمول کے مطابق ان کے جانشین اور موجودہ مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

ماہِ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ (23/مارچ تا 21/اپریل 2023ء)

ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام فرما ہوں گے۔ ان کے ساتھ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کے خلفائے کرام؛ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن، حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی، حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر، حضرت مولانا مفتی محمد مختار حسن مدظلہم العالی اور دیگر سینئر حضرات بھی قیام رمضان المبارک کے معمولات میں شریک ہوں گے اور احباب کی رہنمائی کریں گے۔

ملک بھر سے تعلق رکھنے والے احباب اپنی اخلاقی و روحانی اور علمی و شعوری ترقی کے لیے اس ماہِ مبارک کے دوران مشائخ رائے پور کی معیت و صحبت میں روحانی اجتماع کے تربیتی معمولات اور مجالس علم و عرفان میں استفادے کے ذریعے رضائے الٰہی اور دُنیوی و اُخروی کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں ہوں گے۔

**ادارہ رحیمیہ کے ریجنل مراکز میں معمولاتِ ماہِ رمضان:** گزشتہ سالوں کی طرح حسبِ معمول اس سال بھی ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور کے تمام ریجنل کیمپسز؛ کراچی، سکھر، ملتان، صادق آباد، راولپنڈی، کوئٹہ اور پشاور میں بھی ماہِ رمضان المبارک کے معمولات جاری رہیں گے۔

**نوٹ:** ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام رمضان المبارک کے حوالے سے مناسب انتظامی و طبی ہدایات سے بروقت آگاہ کر دیا جائے گا۔

احباب دفتر انتظامیہ سے رابطے میں رہیں۔

[رابطہ نمبر: 0321-6455369]

## ماہِ رحمت: ماہِ رمضان المبارک

تحریر: مولانا مفتی محمد اشرف عاطف، لاہور

رمضان المبارک کا مہینہ اپنے جلو میں لازوال رحمتیں اور بے شمار برکتیں لیے آتا ہے۔ یہ مہینہ مسلمانانِ عالم کے لیے اُمیدوں اور مرادوں کے بَر آنے کا مہینہ ہے۔ گناہوں سے نجات اور آخرت کا سامان پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔ اسی مہینے میں لیلۃ القدر جیسی مبارک و باسعادت رات آتی ہے، جو ہزار مہینوں کی راتوں سے افضل و بابرکت ہے۔ ہاں! یہی وہ ماہ ہے جس میں خدائے بزرگ و برتر نے مخلوق پر اپنا مقدس کلام اُتارا جو حق و باطل، خیر و شر اور ہدایت و گمراہی میں تمیز کرنے والی روشن کتاب ہے۔

اسی مبارک ماہ میں حضور ﷺ نے کفر کی طاغوتی طاقتوں پر غلبہ حاصل کیا اور مکہ کی فتح مبین سے فائز المرام ہوئے۔ یہی تو وہ مبارک ماہ ہے، جو نیکیوں کے لیے موسمِ بہار کا درجہ رکھتا ہے۔ اور پوری فضا کو نیکی، اخوت و مساوات سے معمور کر دیتا ہے۔ اس ماہ کی روحانی و رحمانی آب و ہوا نیکیوں کو اس قدر بھاتی ہے کہ ایک تخم نیکی' لاکھوں نیکیاں لے کر بار آور ہوتا ہے اور ایسا قیمتی پھل کہ نفلی عبادات، فرضوں کا مول پاتی ہیں، یعنی جو شخص اس ماہ میں کسی فرض کو ادا کرے، ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری اُمت یہ تمنا کرتی کہ تمام سال ہی رمضان ہوتا''۔ گو ہر شخص سمجھتا ہے کہ سال بھر کے روزے رکھنا کارے دارد ہے، لیکن رمضان کے ثواب کی خاطر لوگ اس کی تمنا کرنے لگیں۔ آپؐ نے ایک اَور خطبے میں ارشاد فرمایا کہ: ''چار چیزوں کی اس ماہ میں کثرت رکھا کرو: پہلی دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تم اپنے رَبّ کو راضی کر سکتے ہو، اور وہ یہ کہ اس ماہ میں کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کیا کرو اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت طلب کرو اور دوزخ سے پناہ مانگو''۔ نبی آخرالزماں ﷺ نے فرمایا کہ: ''اس ماہ کا اوّل حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت کا ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے''۔ تو کیوں نہ اس ماہ میں ہم انسانیت کے لیے مہلک ترین مرض، یعنی گناہ سے خدا کی مغفرت پاشی کے ذریعے نجات حاصل کریں۔

اگر غور کیا جائے تو یہ بابرکت و سعادت ماہ ہمیں معاشی ناہمواری دور کرنے اور اخوت و مساوات کا جذبہ پیدا کرنے کا سبق دیتا ہے۔ فرد کے بنیادی معاشی حقوق کا احترام سکھاتا ہے، بخل، اکتناز و احتکار جو کہ معاشی زندگی میں توازن کے بگاڑ کا باعث بنتے ہیں، سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ انفاق بالعفو کے طریق پر خرچ کی ترغیب دیتا ہے، تاکہ معاشرے میں طبقات کے بجائے موزونیت و یکسانیت پیدا ہو اور اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ تمام انسان اپنی خوراک کے بارے میں وحدت و یگانگت پیدا کریں اور حکم یزداں سے کھائیں اور اسی کے مطابق کھانے پینے کی چیزوں سے دن بھر پرہیز رکھیں۔ اس طرح سے جو لوگ بھوک و فاقہ کشی سے ناآشنا ہوتے ہیں، ان کو اسی ماہ غریبوں کی غربت اور بھوک کا احساس ہوتا ہے اور اس سے ان کے دل میں اخوت و ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ہاں! اس ماہِ مقدس میں انسان کو ذاتِ قدوس کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے اور رحمتِ خداوندی کی بنا پر وہ محض کھانے پینے والے حیوان سے نکل کر حقیقی انسان بن جاتا ہے۔

www.rahimia.org

Monthly RAHIMIA Lahore CPL No. 59

# نقشہ اوقات سحر وافطار رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/مارچ،اپریل 2023ء

| سکھر | | کراچی | | کوئٹہ | | پشاور | | ملتان | | اسلام آباد | | لاہور | | ایام | تاریخ عیسوی | تاریخ ہجری |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| افطار | سحر | افطار | سحر | افطار | سحر | افطار | سحر | افطار | سحر | افطار | سحر | افطار | سحر | دن | مارچ | رمضان المبارک |
| 6:42 | 5:04 | 6:47 | 5:14 | 6:48 | 5:10 | 6:30 | 4:47 | 6:29 | 4:52 | 6:24 | 4:42 | 6:18 | 4:39 | جمعرات | 23 | یکم |
| 6:42 | 5:03 | 6:47 | 5:13 | 6:49 | 5:08 | 6:31 | 4:45 | 6:30 | 4:50 | 6:24 | 4:41 | 6:19 | 4:37 | جمعۃ المبارک | 24 | 2 |
| 6:43 | 5:02 | 6:48 | 5:12 | 6:49 | 5:07 | 6:31 | 4:44 | 6:30 | 4:49 | 6:26 | 4:39 | 6:20 | 4:36 | ہفتہ | 25 | 3 |
| 6:43 | 5:00 | 6:48 | 5:11 | 6:50 | 5:05 | 6:33 | 4:42 | 6:32 | 4:47 | 6:27 | 4:37 | 6:21 | 4:35 | اتوار | 26 | 4 |
| 6:44 | 4:59 | 6:48 | 5:10 | 6:50 | 5:05 | 6:33 | 4:41 | 6:32 | 4:46 | 6:27 | 4:36 | 6:21 | 4:34 | سوموار | 27 | 5 |
| 6:45 | 4:58 | 6:49 | 5:09 | 6:51 | 5:03 | 6:34 | 4:39 | 6:33 | 4:44 | 6:28 | 4:34 | 6:22 | 4:32 | منگل | 28 | 6 |
| 6:46 | 4:56 | 6:49 | 5:08 | 6:51 | 5:02 | 6:34 | 4:38 | 6:33 | 4:44 | 6:29 | 4:33 | 6:22 | 4:31 | بدھ | 29 | 7 |
| 6:46 | 4:55 | 6:50 | 5:07 | 6:52 | 5:01 | 6:35 | 4:36 | 6:34 | 4:42 | 6:30 | 4:31 | 6:23 | 4:29 | جمعرات | 30 | 8 |
| 6:47 | 4:54 | 6:50 | 5:06 | 6:53 | 4:59 | 6:36 | 4:35 | 6:34 | 4:42 | 6:30 | 4:30 | 6:24 | 4:28 | جمعۃ المبارک | 31 | 9 |
| 6:47 | 4:53 | 6:51 | 5:04 | 6:53 | 4:58 | 6:36 | 4:34 | 6:35 | 4:40 | 6:31 | 4:29 | 6:24 | 4:27 | ہفتہ | یکم اپریل | 10 |
| 6:47 | 4:52 | 6:51 | 5:03 | 6:54 | 4:56 | 6:38 | 4:32 | 6:36 | 4:38 | 6:32 | 4:27 | 6:26 | 4:25 | اتوار | 2 | 11 |
| 6:48 | 4:51 | 6:51 | 5:02 | 6:54 | 4:55 | 6:38 | 4:31 | 6:36 | 4:37 | 6:32 | 4:26 | 6:26 | 4:24 | سوموار | 3 | 12 |
| 6:49 | 4:49 | 6:51 | 5:01 | 6:55 | 4:54 | 6:39 | 4:30 | 6:36 | 4:35 | 6:33 | 4:24 | 6:27 | 4:23 | منگل | 4 | 13 |
| 6:49 | 4:48 | 6:52 | 5:00 | 6:56 | 4:53 | 6:39 | 4:28 | 6:37 | 4:34 | 6:34 | 4:23 | 6:27 | 4:21 | بدھ | 5 | 14 |
| 6:50 | 4:47 | 6:52 | 4:59 | 6:56 | 4:51 | 6:40 | 4:27 | 6:37 | 4:33 | 6:35 | 4:21 | 6:28 | 4:20 | جمعرات | 6 | 15 |
| 6:50 | 4:46 | 6:53 | 4:58 | 6:57 | 4:50 | 6:41 | 4:25 | 6:38 | 4:32 | 6:35 | 4:20 | 6:28 | 4:18 | جمعۃ المبارک | 7 | 16 |
| 6:51 | 4:44 | 6:53 | 4:57 | 6:57 | 4:48 | 6:42 | 4:23 | 6:39 | 4:30 | 6:36 | 4:18 | 6:29 | 4:17 | ہفتہ | 8 | 17 |
| 6:51 | 4:43 | 6:54 | 4:56 | 6:58 | 4:47 | 6:42 | 4:22 | 6:40 | 4:29 | 6:37 | 4:17 | 6:30 | 4:16 | اتوار | 9 | 18 |
| 6:52 | 4:42 | 6:54 | 4:55 | 6:58 | 4:46 | 6:43 | 4:21 | 6:41 | 4:27 | 6:37 | 4:15 | 6:31 | 4:14 | سوموار | 10 | 19 |
| 6:52 | 4:40 | 6:55 | 4:53 | 6:59 | 4:45 | 6:44 | 4:19 | 6:41 | 4:26 | 6:38 | 4:14 | 6:31 | 4:13 | منگل | 11 | 20 |
| 6:52 | 4:39 | 6:55 | 4:53 | 7:00 | 4:44 | 6:44 | 4:17 | 6:41 | 4:25 | 6:39 | 4:12 | 6:32 | 4:11 | بدھ | 12 | 21 |
| 6:53 | 4:38 | 6:56 | 4:51 | 7:01 | 4:42 | 6:45 | 4:16 | 6:42 | 4:24 | 6:40 | 4:11 | 6:32 | 4:10 | جمعرات | 13 | 22 |
| 6:53 | 4:37 | 6:56 | 4:50 | 7:01 | 4:41 | 6:45 | 4:15 | 6:42 | 4:23 | 6:40 | 4:11 | 6:33 | 4:09 | جمعۃ المبارک | 14 | 23 |
| 6:54 | 4:36 | 6:57 | 4:49 | 7:02 | 4:39 | 6:47 | 4:13 | 6:43 | 4:21 | 6:41 | 4:08 | 6:34 | 4:07 | ہفتہ | 15 | 24 |
| 6:54 | 4:35 | 6:57 | 4:48 | 7:02 | 4:38 | 6:47 | 4:12 | 6:44 | 4:20 | 6:41 | 4:07 | 6:34 | 4:06 | اتوار | 16 | 25 |
| 6:55 | 4:33 | 6:57 | 4:47 | 7:03 | 4:37 | 6:48 | 4:10 | 6:45 | 4:19 | 6:43 | 4:05 | 6:35 | 4:04 | سوموار | 17 | 26 |
| 6:55 | 4:32 | 6:57 | 4:46 | 7:03 | 4:35 | 6:49 | 4:08 | 6:45 | 4:18 | 6:43 | 4:04 | 6:35 | 4:03 | منگل | 18 | 27 |
| 6:56 | 4:31 | 6:58 | 4:45 | 7:04 | 4:34 | 6:50 | 4:07 | 6:46 | 4:16 | 6:44 | 4:02 | 6:36 | 4:02 | بدھ | 19 | 28 |
| 6:56 | 4:30 | 6:58 | 4:43 | 7:05 | 4:33 | 6:51 | 4:05 | 6:46 | 4:15 | 6:45 | 4:01 | 6:37 | 4:01 | جمعرات | 20 | 29 |
| 6:57 | 4:29 | 6:59 | 4:42 | 7:06 | 4:32 | 6:52 | 4:04 | 6:47 | 4:13 | 6:46 | 3:59 | 6:38 | 3:59 | جمعۃ المبارک | 21 | 30 |

**نوٹ:** یہ نقشہ علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کی زیرِ نگرانی ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں دو منٹ کی احتیاط پیشِ نظر رہنی چاہیے۔

مدیرِاعلیٰ مفتی عبدالخالق آزاد طابع وناشر نے اے۔ جے پرنٹرز 28/A نسبت روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "رحیمیہ" رحیمیہ ہاؤس 33/A کوئنز روڈ لاہور سے جاری کیا۔